فون نمبر ۴۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۱ احسان ۱۳۴۵ ہش ۲ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۲۱ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۴۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آئے گا

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم اپنے سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ (فدیہ) کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام ص۱۵)

مسجد ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھنے اور یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ کرنیکے بعد

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

اہلِ ربوہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا پُرتپاک خیر مقدم

ربوہ — محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید مسجد ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھنے اور قریباً پونے دو ماہ تک یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ کرنے اور ان کی کارکردگی کا معائنہ کرنے کے بعد مورخہ ۱۶ جون ۱۹۶۶ء کو ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ اسی روز بذریعہ ہوائی جہاز یورپ سے کراچی ہوتے ہوئے لاہور پہنچے تھے۔ لاہور سے آپ بذریعہ موٹر کار ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ربوہ تشریف لائے۔ ممبران مجلس تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور دیگر اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں سرگودہا جانے والی پختہ سڑک پر جمع ہو کر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور یورپ کے احمدیہ مشنوں کے کامیاب دورہ سے کامیاب مراجعت پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ محترم صاحبزادہ صاحب ۲۵ اپریل کو یورپ جانے کی غرض سے ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ ۶ مئی کو آپ نے کوپن ہیگن میں مسجد ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں آپ نے سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، ہالینڈ اور انگلستان کے احمدیہ مشنوں کا معائنہ فرمایا

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اس دورہ کے یورپی ممالک میں اسلام کی روز افزوں ترقی کے حق میں شاندار نتائج ظاہر فرمائے۔ اور اسلام خدائی وعدوں کے بموجب ان ممالک میں جلد از جلد غالب آئے آمین

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۰ جون۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

—• ربوہ ۲۰ جون۔ کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت مکرم شیخ نور الحق صاحب آف ایم۔ این سنڈیکیٹ کی چھوٹی ہمشیرہ عابدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ فضل قادر صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ میں شرکت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کا نکاح مکرم کلیم الدین صاحب امینی آف انگلستان کے ساتھ ۵ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۶۶ء کو پڑھا تھا۔

کل ۱/۲ ۶ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مکرم شیخ نور الحق صاحب کے مکان واقعہ محلہ دارالبرکات میں تشریف لانے پر تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے دُرِّ ثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ آخر میں حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

—• قریشی عبدالرحمٰن صاحب کے متعلق نیروبی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپ وہاں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

—• ربوہ ۲۰ جون۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مشرقی پاکستان جانے کے لئے آج صبح ربوہ سے روانہ ہوئے ہیں۔ آپ وہاں فاؤنڈیشن کے سلسلہ میں جماعت ہائے احمدیہ کا دورہ فرمائیں گے۔

—• سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس وقت تک تمام مجالس کو اپنے ذمہ کا نصف چندہ ادا کر دینا چاہیئے تھا۔ بعض احباب نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ لہٰذا تمام زعمائے انصاراللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس کمی کو جلد پورا کرنے کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

—• ربوہ ۲۰ جون۔ کل رات سے یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۶ء

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم کارنامہ

(۲)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تقریر "احمدیت کا پیغام" سے اقتباسات دے کر بتایا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اولین عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپؑ نے قشر کی بجائے اسلام کے مغز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ گویا آپؑ کی تحریک بھی کوئی صوفیانہ تحریک ہے اور آپؑ نے شریعت کی بجائے طریقت پر زور دیا ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ بعض صوفیا نے شریعت پر عمل کرنے کی بجائے بعض وظائف وغیرہ ایجاد کرلئے ہوئے ہیں اور ان پر زور دیا جاتا ہے جس کو وہ طریقت کا نام دیتے ہیں۔ اگرچہ حقیقی صوفیاء نے ایسا نہیں کیا۔ صرف ایسے صوفیا کہلانے والوں نے ایسا کیا ہے جو عیسائیت اور ہندو ازم سے متاثر ہو کر حقیقی اسلام کی تعلیمات سے ہٹ گئے ہیں۔ چنانچہ یہ پولوسی عیسائیوں کا مسئلہ ہے کہ شریعت ایک لعنت ہے اور اسی طرح ہندو سادھوؤں نے ترک دنیا کو ذریعہ نجات بتایا ہے۔ اور بجائے لوگوں کے درمیان بستیوں میں رہنے اور زندگی کی کشمکش میں حصہ لینے کے وہ دنیا سے الگ جنگلوں اور پہاڑوں کی غاروں میں تپسیا کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ بدن پر خاکستر مل کر بستیوں کے قریب آ الاؤ جلاتے ہیں اور نعرے لگاتے ہیں یا آسنوں کی مشق کر کے عجیب عجیب کرتب دکھا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

افسوس ہے کہ مسلمان بھی ان حرکات سے متاثر ہونے سے نہیں رہ سکے۔ اور ان میں بھی عیسائیوں اور ہندوؤں کی دیکھا دیکھی قلندر پیدا ہونے لگے جو اپنے آپکو شریعت کے بندھنوں سے بالکل آزاد خیال کرتے ہیں۔ اور انہی کی بگڑی ہوئی صورت ایک یہ بھی ہے کہ بجائے نیکی کی راہ اختیار کرنے کے وہ لوگوں کو تعویذ گنڈا کا معتقد بناتے ہیں۔ اور بجائے پنج بنائے اسلام پر عمل کرنے کے طرح طرح کے جو وظائف انہوں نے ایجاد کرلئے ہوئے ہیں۔ جن کا حقیقی دین سے دور کا بھی تعلق نہیں اور اس طرح اپنا اپنا الگ سلسلہ فقیری قائم کرلیا ہوا ہے۔ کوئی سرخ لباس پہنکر پھرتا ہے۔ کوئی ڈنڈا بجاتے ہوئے گلیوں اور بازاروں میں صدائیں لگاتا ہے۔ کسی نے خانقاہوں میں اپنا اڈا بنا رکھا ہے۔ اور ضعیف الاعتقاد مردوں اور عورتوں کا اپنے گرد ہجوم اکٹھا کر رہا ہے۔ کوئی مجذوب بنا ہوا ہے اور مرادیں مانگنے والوں سے نذر و نیاز کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہے۔ اکثر ان لوگوں میں مکار ہوتے ہیں۔ لیکن مکار لوگوں کے علاوہ بھی بہت سے ایسے پیر ہیں جو اپنے طور و طریق کو دل سے صحیح سمجھتے ہیں اور آزاد کہلاتے ہیں۔

ایسے سب لوگ خواہ مکر و فریب سے ایسا کرتے ہوں یا مخلص ہوں، اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے لوگوں کا پردہ فاش کیا ہے۔ اور صحیح اسلامی تعلیمات پر کاربند ہونے کو ہی نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

انسان اس لئے نہیں بنایا گیا کہ وہ تسبیح لے کر صبح و شام تمام لوازمات و حقوق کو تلف کر کے بے توجگی سے سبحان اللہ سبحان اللہ کیں لگا رہے اپنے اوقات گرامی کو بھی تباہ کرے اور اپنے قویٰ کو بھی تباہ کرے اور ادھر ادھر کے تباہ کرنے کے لئے شب و روز کو شاں رہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی معصیت سے بچاوے۔

الغرض یہ سب باتیں سنت نبوی کو چھوڑنے سے پیدا ہوئیں۔ یہ حالت ایسی ہے جیسے پھوڑا کہ اندر سے تو پیپ سے بھرا ہوا ہے اور باہر سے شیشے کی طرح چمکتا ہے۔ زبان سے تو ورد و ظائف کرتے ہیں اور اندرونے بدکاری و گناہ سے سیاہ ہوئے ہوئے ہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ سب کچھ خدا تعالیٰ سے طلب کرے۔ جب وہ کسی کو کچھ دے دیتا ہے۔ تو اس کی بلند شان کے خلاف ہے کہ واپس لے تزکیہ دی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دنیا میں سکھایا گیا اور پیدا کیا گیا۔ یہ لوگ اس سے بہت دور ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں سارے دن میں چار دفعہ دم لیتا ہوں۔ بعض فقط ایک یا دو دفعہ۔ اس سے لوگ ان کو ولی سمجھ بیٹھتے ہیں اور ایسی واہیات دم کشی کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ فخر کے قابل یہ بات ہے کہ انسان مرضیات الٰہی پر چل کر اپنے پیغمبر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صلح و آشتی پیدا کرے۔ جس سے وہ انبیاء کا وارث کہلائے اور صلحاء و ابدال میں داخل ہو اسی توحید کو پکڑے اور اس پر ثابت قدم رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا غلبہ و عظمت اس کے دل پر بٹھا دے گا۔

وظیفوں کے ہم قائل نہیں۔ یہ سب منتر جنتر ہیں جو ہمارے ملک کے جوگی ہندو سنیاسی کرتے ہیں جو شیطان کی غلامی میں پڑے ہوئے ہیں۔ البتہ دعا کرنی چاہیئے۔ خواہ اپنی ہی زبان میں ہو۔ سچے اضطراب اور سچی تڑپ سے جناب الٰہی میں گداز ہو ایسے کہ وہ قادر الحی القیوم دیکھ رہا ہے۔ جب یہ حالت ہو گی تو گناہ پر دلیری نہ کرے گا۔ جس طرح انسان آگ یا ہلاک کرنے والی اشیاء سے ڈرتا ہے ویسے ہی اس کو گناہ کی سرزنش سے ڈرنا چاہیئے۔ گنہگار زندگی انسان کے لئے دنیا میں مجسم دوزخ ہے جس پر غضب الٰہی کی سموم چلتی اور اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ جس طرح آگ سے انسان ڈرتا ہے۔ اسی طرح گناہ سے ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی آگ ہے۔ ہمارا مذہب یہی ہے کہ نماز میں رو رو کر دعائیں مانگو تا اللہ تعالیٰ تم پر اپنے فضل کی نسیم چلائے۔" (ملفوظات جلد پنجم ص ۴۴۸ تا ۴۴۹)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "احمدیت کا پیغام" میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تحریک احمدیت کوئی پیری فقیری نہیں اور نہ یہ کوئی صوفیانہ تحریک ہے بلکہ یہ خالص اسلامی تحریک ہے۔ جس کی بنیاد قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ آپ فرماتے ہیں!

"بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپؑ کی تحریک بھی ویسی ہی ہے۔ جیسے آج کل کے صوفیاء وغیرہ کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ پر زور دیتے ہیں۔ اور اچھے بھلے آدمیوں کو خلوت میں بٹھا کر پردہ نشین عورتوں کی طرح بنا دیتے ہیں۔ اگر آپؑ ایسا کرتے تو یقیناً آپ بھی مغز کے نام سے ایک قشر کے حصول کی تحریک کرتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپؑ نے جہاں دینی احکام پر زور دیا۔ وہاں اس بات پر بھی زور دیا کہ دین اللہ کی طرف سے اس لئے آیا کرتا ہے۔ کہ وہ انسان کے ذہن کو جلا بخشے۔ اور اس کے دماغ کو منور کرے اور اس کی عقل تیز کرے آپؑ نے کہا جو شخص سچے طور پر دین پر عمل کرتا ہے۔ اور بناوٹ سے کام نہیں لیتا۔ دین اس کے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے۔ دین اس کے اندر قوت عملیہ پیدا کرتا ہے۔ اور دین اس کے اندر ایثار اور تجربہ کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم دین کو اختیار کرو۔ تم نمازیں پڑھو تم روزے رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ لیکن وہ نمازیں پڑھو جو قرآن نے بتائی ہیں۔ اور وہ روزے رکھو جو قرآن نے بتلائے ہیں۔ اور وہ حج کرو جو قرآن نے بتایا ہے اور وہ زکوٰۃ دو جو قرآن نے بتائی ہے .... پس تم نماز پڑھو روزہ رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ تمہاری نماز اور روزے اور حج کو میں تب تسلیم کرونگا جب ان کا نتیجہ نکلے اور تم فحش و منکر سے بچو۔ اور تمہارے اندر تقوٰے پیدا ہو اور رفث اور فسوق اور جدال سے کلی طور پر دور ہو جاؤ اور تزکیہ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار تم کو حاصل ہو لیکن جس شخص کے اندر یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوگا میں اسے اپنی جماعت میں نہیں سمجھوں گا۔ کیونکہ اس نے قشر کو اختیار کیا مغز کو اختیار نہیں کیا۔ جو خدا تعالیٰ کا مقصود تھا۔" (احمدیت کا پیغام ص ۳۸ تا ص ۴۰)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قشر سے مغز اسلام کی طرف جو توجہ دلائی ہے اس کی غرض تمام صوفیاء سے الگ ہے۔ مطلب یہ نہیں ہے کہ عبادت کی ظاہری صورت ہی ترک کردو بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ پنج بنائے اسلام پر اس طرح عمل کرو کہ ان سے جو نتائج پیدا ہونے چاہئیں۔ جس کی طرف قرآن کریم نے راہنمائی کی ہے وہ نتائج پیدا ہوں۔ اگر ان سے وہ نتائج پیدا نہیں ہوتے۔ تو یہ محض قشر پر ہاتھ مارنا ہے ایسی عبادت مغز سے خالی ہے۔ جس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ الٹا نقصان ہے۔ کیونکہ انسان زبان سے تو توحید کا اقرار کرتا ہے مگر عملاً بت پرست اور مشرک ہوتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ نے صحیح معنوں میں اسلام کی حقیقت کو سمجھا ہے

حضرت مرزا صاحب نے اسلام کی جانبازانہ مدافعت کی اور قرونِ اولیٰ کی اسلامی تعلیم کو زندہ کر دکھایا

علامہ نیاز فتحپوری صاحب مرحوم کی طرف سے ایک خط کا جواب

اکتوبر ۶۰ء کے رسالہ نگار میں علامہ نیاز فتحپوری صاحب مرحوم نے ایک غیر احمدی کے خط کا جو جواب شائع کیا تھا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خط

سید نصیر حسین سہارنپور

کچھ زمانہ سے آپ احمدی جماعت کی طرفداری میں اظہارِ خیال کر رہے ہیں اور اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ان سے بہت متاثر ہیں لیکن شائد آپ کو معلوم نہیں کہ وہ غیر احمدی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ وہ اس حد تک متعصب ہیں کہ عام مسلمانوں کے ساتھ ازدواجی تعلّقات بھی ناجائز سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ وہ اپنے سوا سب کو کافر کہتے ہیں اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اب رہا مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ مہدویّت و مسیحیّت و نبوّت۔ سو اس کی بابت مَیں مشورہ دوں گا کہ آپ جناب الیاس برنی کی کتاب "فتنۂ قادیانیّت" کا مطالعہ فرمائیے۔ اسکے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کے دعوے کتنے لغو و باطل تھے۔

جواب (۱) اس میں شک نہیں مَیں احمدی جماعت سے کافی متاثر ہوں اور اس کا سبب صرف یہ ہے کہ اس وقت ان تمام جماعتوں میں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں صرف احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے صحیح معنیٰ میں اسلام کی حقیقت کو سمجھا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کیا ساری دنیا نے اسلام کو چند مخصوص عقائد میں محدود کر دیا ہے۔ اور اس سے ہٹ کر کبھی یہ غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی کہ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کے عروج کا تعلق صرف عقائد سے نہ تھا بلکہ اطوار و کردار اور حرکت و عمل سے تھا۔

محض یہ عقیدہ کہ "اللہ ایک ہے اور رسولؐ برحق" اپنی جگہ بالکل بے معنیٰ سی بات ہے اگر اس سے ہماری اجتماعی زندگی متاثر نہیں ہوتی۔ اسی طرح مخصوص اوقات میں مخصوص انداز سے عبادت کر لینا بھی بے سود ہے۔ اگر وہ ہماری ہئیت اجتماعی پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ تاریخ و عقل دونوں کا فیصلہ یہی ہے۔ پھر غور کیجئے کہ اس وقت احمدی جماعت کے علاوہ مسلمانوں کی وہ کونسی دوسری جماعت ایسی ہے جو زندگی کے صرف عملی پہلو کو اسلام سمجھتی ہو۔ اور محض عقائد کو مذہب کی بنیاد قرار نہ دیتی ہو۔

مَیں نے جب سے آنکھ کھولی مسلمانوں کو باہم دست و گریباں ہی دیکھا۔ سُنّی۔ شیعی۔ اہلِ قرآن۔ اہلِ حدیث، دیوبندی۔ غیر دیوبندی۔ وہابی۔ بدعتی اور خدا جانے کتنے ٹکڑے مسلمانوں کے ہو گئے جن میں سے ہر ایک دوسرے کو کافر کہتا تھا۔ اور کوئی ایک شخص ایسا نہ تھا جس کے مسلمان ہونے پر سب کو اتفاق ہو۔ ایک طرف خود مسلمانوں کے اندر اختلاف و تضاد کا یہ عالم تھا اور دوسری طرف آریائی و عیسوی جماعتوں کا حملہ اسلامی لٹریچر اور اکابر اسلام پر۔ کہ اسی زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحب سامنے آئے اور انہوں نے تمام اختلافات سے بلند ہو کر دنیا کے سامنے اسلام کا وہ صحیح مفہوم پیش کیا جسے لوگوں نے بھلا دیا تھا یا غلط سمجھا تھا یہاں نہ ابوبکرؓ و علیؓ کا جھگڑا تھا نہ رفع یدین و آمین بالجہر کا اختلاف یہاں نہ عمل بالقرآن کی بحث تھی نہ استناد بالحدیث کی۔ اور صرف ایک نظریہ سامنے تھا اور وہ یہ کہ اسلام نام ہے صرف اسوۂ رسولؐ کی پابندی کا۔ اور اس عملی زندگی کا۔ اُس ایثار و قربانی کا۔ اس محبّت و رافت کا اس اخوّت و ہمدردی کا اور اس حرکت و عمل کا جو رسول اللہ کے کردار کی تنہا خصوصیّت اور اسلام کی تنہا اساس و بنیاد تھی۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اسلام کی مدافعت کی اور اس وقت کی جب کوئی بڑے سے بڑا عالمِ دین بھی دشمنوں کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا انہوں نے سوتے ہوئے مسلمانوں کو جگایا اٹھایا اور چلایا یہاں تک کہ وہ چل پڑے اور ایسا چل پڑے کہ آج روئے زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو ان کے نشاناتِ قدم سے خالی ہو۔ اور جہاں وہ اسلام کی صحیح تعلیم نہ پیش کر رہے ہوں۔

پھر ہو سکتا ہے کہ آپ ان حالات سے متاثر نہ ہوں لیکن مَیں تو یہ کہنے اور سمجھنے پر مجبور ہوں کہ یقیناً بہت بڑا انسان تھا وہ جس نے ایسے سخت وقت میں اسلام کی جانبازانہ مدافعت کی اور قرونِ اولیٰ کی اس تعلیم کو زندہ کیا جس کو دنیا بالکل فراموش کر چکی تھی۔

محترم چوہدری عبدالقادر صاحب آف سجووال ضلع ہوشیارپور

(محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ حال مقیم کینیڈا)

چوہدری عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر روزنامہ الفضل میں پڑھ کر صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سے میری واقفیت ۱۹۲۹ء میں ہوئی جب میں نواں شہر ضلع جالندھر میں بطور وکیل پریکٹس کرنے کے لئے مقیم ہوا۔ موضع سجووال نواں شہر سے قریباً پندرہ میل کے فاصلہ پر تھا۔ قصبہ بلاچور سے ایک ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا۔ قصبہ نواں شہر تحصیل کا صدر مقام تھا اس لئے تحصیل نواں شہر کی ساری جماعتوں کو وہاں کام پڑتا رہتا تھا اور حضرت حاجی غلام احمد خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ آف کریام کی تبلیغ اور پاک نمونہ سے اس تحصیل میں بہت سی جگہوں پر جماعتیں قائم ہو گئی تھیں۔ کریام حضرت حاجی صاحب کا مولد و مسکن نواں شہر سے ۵ میل کے فاصلہ پر تھا۔ ضلع ہوشیارپور کی بہت سی جماعتوں کے لئے بھی یہی ریلوے سٹیشن تھا۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ ضلع جالندھر و ہوشیارپور کے لوگوں کو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ قادیان آیا کرو۔ اگر مشکلات کی وجہ سے نہ آ سکو تو کریام ہو آیا کرو۔ اس طرح ضلع جالندھر و ہوشیارپور کے دوستوں سے واقفیت ہوتی رہتی تھی۔ حضرت چوہدری عبدالقادر صاحب سلسلے کے ان خدائی بزرگوں میں سے تھے جو قادیان اور کریام اکثر جاتے رہتے۔

جب سے اس عاجز سے ملاقات ہوئی ہر دن تعلقات بڑھتے گئے۔ میرے ہاں کئی کئی دن قیام فرما لیتے۔ مرحوم نہایت باقاعدگی اور پابندی سے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے تہجد میں دعائیں کرتے۔ رات کا بڑا حصہ عبادت میں گذارتے۔ صرف ایک ہی لڑکا محمد سلیمان تھا۔ اہلیہ عرصہ سے فوت ہو چکی تھیں اس لئے بیشتر وقت خدمت سلسلہ میں صرف ہوتا تھا۔

مجھے ۱۹۲۹ء یا ۱۹۳۰ء کے ابتدائی زمانہ کی یہ بات یاد ہے کہ حضرت مولوی عبدالسلام خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ جو ایک بڑے صاحب رسوخ اور اچھی حیثیت کے زمیندار تھے اور ہر وقت مذہب سے بڑے واقف اور اپنے مذہب کے نہ صرف واقف بلکہ عامل بزرگ تھے۔ انہیں جب میرے متعلق علم ہوا تو اپنے ایک مقدمہ میں پیروی کے لئے مجھے ہوشیارپور لے گئے حالانکہ پہلے ایک اچھا وکیل مقرر کیا ہوا تھا۔ مرحوم کے مدنظر صرف یہ تھا کہ ایک احمدی وکیل کا تعارف ہو جائے۔ مرحوم اپنے ظاہری لباس سے اس درجہ بے نیاز تھے کہ رستہ میں ایک جگہ کانٹوں میں الجھ کر ان کی شلوار پھٹ گئی تو کیکر کے کانٹوں سے عارضی طور پر اسے جوڑ لیا اور اس بات سے بالکل بے پرواہ کہ لوگ کیا کہیں گے کام پر چل پڑے۔

چوہدری عبدالقادر صاحب مرحوم کو بھی یہ شوق تھا کہ اپنے اور اپنے عزیزوں اور دور کے تعلق والوں کے مقدمات میں مجھے وکیل مقرر کرواتے۔ کاٹھ گڑھ میں ایک سکھ سردار بڑا رئیس رہتا تھا اسے مجسٹریٹی کے اختیارات تھے۔ مرحوم کے دور کے رشتہ داروں موضع جاڈلی پر فوجداری مقدمات بن گئے تو مجھے وکیل مقرر کرایا اور کئی دن اس میں میرے ساتھ رہے۔

مہمان نوازی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جب آتے تو کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لاتے بالخصوص شہد مختلف اقسام کا اور قند سیاہ لاتے۔ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۷ء کے درمیانی عرصہ میں ان کے دینی جوش کو دیکھنے کے چند خاص مواقع ملے۔

ایک مناظرہ جو بڑا معرکۃ الآراء تھا رڈپڑ میں ہوا جس میں فریق مخالف کی طرف سے مولوی عبداللہ روپڑی اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا نام مجھے خصوصیت سے یاد ہے۔ مولوی عبداللہ سلسلے کے مشہور معاند اور ایک عظیم الشان نشان کے مورد سعد اللہ لدھیانوی کا داماد تھا۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ بے اولاد تھا۔ اسی طرح نہ لڑکے کی طرف سے اولاد چلی نہ لڑکیوں کی طرف سے۔ ہماری طرف سے حضرت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم رحمۃ اللہ علیہ مناظر تھے۔ حضرت ملک صاحب مرحوم نے مخالفوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیئے۔ مجھے بھی اس مناظرہ میں حاضری کی توفیق ملی تھی۔ چوہدری عبدالقادر صاحب مرحوم اس مناظرہ کے انتظامات میں اس طرح مصروف تھے کہ سر پیر کا ہوش نہ تھا۔ کھانے کے انتظامات کی نگرانی میں ساری رات جاگتے رہے۔ مناظرہ دو دن سے زیادہ رہا تھا۔

ایک اور موقعہ پر بھی چوہدری صاحب مرحوم کی مصروفیت میرے دل پر گہرا نقش چھوڑ گئی اور وہ ۱۹۳۶ء کے اسمبلی کے انتخابات تھے۔ مشہور احراری لیڈر چوہدری افضل حق کا اپنے حلقہ پر ایسا اثر تھا کہ ان کے وہم میں بھی نہ آتا تھا کہ انہیں کوئی شکست دے سکتا ہے۔ نصر اللہ خان صاحب ناصر امیدوار مقابلے کے لئے کھڑے ہوئے۔ یہ مقابلہ ایسا تھا کہ ایک طرف میدان سیاست کا پرانا کھلاڑی تھا اور دوسری طرف ایک ناتجربہ کار نوجوان۔ مفکر احرار برملا کہتے کہ میرا مقابلہ یہاں کوئی نہیں کر سکتا۔ میرے ووٹر پیدل چل کر اور گھروں سے اپنا کھانا لے کر آئیں گے اور ووٹ دیں گے۔ ایک طرف یہ زعم اور استکبار تھا اور دوسری طرف ایک محبوب خدا کی دعائے نیم شبی تھیں۔ محترم چوہدری عبدالقادر صاحب چونکہ ہوشیارپور کے ضلع کے رہنے والے تھے۔ جب ان کے علاقہ کے ووٹوں کا وقت آیا تو بے غرضی اور اخلاص کا عجیب رنگ دکھایا۔ مجھے بھی ان دنوں اس علاقہ میں جانے کا موقع ملا تو میں نے دیکھا کہ چوہدری صاحب مرحوم اس انہماک اور جوش سے کام کر رہے تھے کہ ان کا اخلاص ان کے زبان پر ایک لفظ لائے بغیر ظاہر ہو رہا تھا۔ آخر کبر و غرور کا سر ٹوٹا اور وہ سیاست کی ساری چالیں چلنے والا ناکام ہوا اور ان کے مقابلہ میں ایک ناتجربہ کار نوجوان فتح یاب و نامراد نکلا۔

چوہدری صاحب مرحوم جب بھی نواں شہر آتے ایک تھیلہ ان کے کندھے پر لٹکا ہوا ہوتا جس میں سلسلے کا لٹریچر بھرا ہوا ہوتا اور مرحوم تقسیم کا کوئی موقع ضائع نہ کرتے۔ مرحوم سنایا کرتے تھے کہ ان کے والد صاحب محترم ۱۸۹۸ء میں بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ چوہدری صاحب دو سال قادیان دارالامان میں رہے اور الحکم کے دفتر میں کام کرتے رہے۔ قادیان دارالامان میں رہنے والے نوجوان نے روحانیت اور پاکیزگی کے جو نقش اپنی لوح قلب پر لئے ہوں گے انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا صرف اندازہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس پاکبازی اور اخلاص کی جھلکیاں مختلف مواقع پر دیکھنے والوں نے دیکھیں۔

۱۹۳۷ء میں جب یہ عاجز امرتسر میں کورٹ آف کمشنر مقرر ہوا اور ساتھ وکالت بھی کرتا تھا تو چوہدری صاحب مرحوم میرے پاس بطور کارکن رہنے کے لئے خوشی سے رضامند ہو گئے بلکہ نواں شہر سے سامان والے ٹرک پر بیٹھ کر ہی امرتسر پہنچے اور پھر ۴۵۔۱۹۴۴ء تک میرے پاس رہے۔ چوہدری صاحب مرحوم گھر کے ایک بزرگ فرد کی حیثیت سے رہتے تھے۔ طبیعت میں قناعت اور صبر و شکر کا مادہ اتنا زیادہ تھا کہ اس سارے عرصہ میں جیسا کھانا بھی اندر سے گیا آپ کبھی حرف شکایت زبان پر نہیں لائے۔ ویسے گھر میں ان کا احترام اتنا مدنظر ہوتا کہ کسی خادم کو یہ خیال نہ آ سکتا تھا کہ گھر کے دوسرے ممبران سے کھانے میں کسی قسم کی کمی بھی کی جائے۔

عدالتی سرکاری نیلاموں کا کام آپ کے سپرد تھا اور آپ کی دیانتداری ضرب المثل بنی ہوئی تھی۔ اور ڈگری دار ایسے مواقع پر نیلام کنندہ کو بعض اوقات بڑی بڑی رقمیں پیش کر دیتے لیکن چوہدری صاحب مرحوم ٹھنڈے پانی کے ایک گلاس کے بھی روادار نہ تھے۔ ایک مرتبہ ایک جوڈیشل افسر نے جو اس وقت پاکستان کے بلند ترین عہدے پر فائز ہیں مجھ سے دریافت کیا کہ ہمارے ہاں کتنے ایجنٹ ہیں میں نے عرض کیا کہ پندرہ ہیں۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ ان میں سے دیانتدار کتنے ہیں تو میں نے عرض کیا کہ صرف دو اور ان دو میں سرفہرست محترم چوہدری صاحب مرحوم تھے مجھے انکی دیانت پر اتنا یقین تھا کہ اگر قسم کھانا پڑتی تو میں قسم کھا سکتا تھا۔

۱۹۳۷ء سے ۴۲۔۱۹۴۱ء تک میرے پاس بعض اور محترم دوست بھی بطور کارکن رہتے تھے جن میں محترم صوفی عطا محمد صاحب آف لاہور ایک تھے۔ آپ بہت خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور بڑے علمی مذاق کے بزرگ ہیں۔ ان جملہ احباب کی راتیں عبادات میں گذرتیں۔ اکثر مجالس لگتیں۔ تلاوت قرآن کریم ہوتی۔ نظم خوانی ہوتی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھی جاتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تذکرۃ الاولیاء مؤلفہ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اکثر زیر مطالعہ رکھتے۔ وہ کتاب پڑھی جاتی کہ بزرگان سلف سے ایک قلبی روحانی تعلق قائم ہو۔ بعض مشکلات کے وقت رت جگا ہوتا اور ان سب کاموں میں حضرت چوہدری صاحب مرحوم کا بڑا حصہ ہوتا۔ آپکی خیر خواہی بھی قابل رشک تھی۔ سلسلے کے لٹریچر سے مرحوم کو عشق تھا اور جو وقت ملتا تھا تبلیغ یا مطالعہ کتب پر صرف کرتے۔ الفضل کا مطالعہ اتنے شوق سے کرتے کہ اگر اخبار گھر کے اندر ذرا زیادہ دیر رہتا اور باہر ان کے کمرے میں نہ آتا تو مطالبہ کر کے منگوا لیتے اور پھر روزنامہ کا پرچہ پڑھ کر تسلی پاتے۔ آپ کا قد درمیانہ تھا بلکہ ذرا اس سے بھی چھوٹا۔ رنگ ہمارے ملک کے لحاظ سے بڑا صاف تھا۔ داڑھی لمبی رکھتے تھے۔ آنکھیں روشن تھیں۔ چہرے پر ہر وقت تبسم کھیلتا رہتا۔ نقش خوبصورت تھے اور احمدیت کا عشق پھوٹ پھوٹ کر باہر نکلتا۔ میرے بچوں کیلئے دل میں اسی طرح کا درد اور محبت رکھتے جیسا ایک بزرگ خاندان بچوں سے رکھتا ہے۔ غرض شمع ہدایت کا ایک اور پروانہ چل بجھا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

فضل عمر فاؤنڈیشن کی غرض تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنا ہے

کالی کٹ (بھارت) میں دسویں سالانہ آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

علماء سلسلہ کی پُرمغز تقاریر اور تائید و نصرت الٰہی کے ایمان افروز نظارے

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب سیکرٹری جنوبی ہند احمدیہ تبلیغی مشن

گذشتہ کئی سالوں سے بھارت کے صوبہ کیرالہ کی احمدیہ جماعتیں مشترکہ طور پر ہر سال نہایت شاندار اور علمی پیمانہ پر کانفرنس منعقد کرتی ہیں۔

حسب سابق اس سال بھی صوبائی تنظیم نے یہ فیصلہ کیا کہ ۹-۱۰ اپریل کی تاریخوں میں یہ کانفرنس الانلور میں جو کالی کٹ سے ۲۰ میل مشرق میں واقع ہے منعقد کی جائے۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ مخلصین کی ایک اچھی جماعت قائم ہے۔

اس فیصلہ کے مطابق ہفتوں پہلے اس کانفرنس کی تیاریاں شروع کی گئیں۔ صوبہ کیرالہ کی تمام جماعتوں کو اطلاع دی گئی۔ کیرالہ کے مشہور ۲۱ کے قریب اخباروں میں اعلان بھجوایا گیا جلسہ کے پوسٹر لگائے گئے اور چھوٹے چھوٹے اشتہارات ہزاروں کی تعداد میں شائع کروا کر تقسیم کئے گئے

حسب پروگرام اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے ارکین وفد ۸ اپریل بروز جمعہ صبح ۱۰½ بجے کالی کٹ پہنچے دوسرے روز بعد دوپہر محترمی مکرمی مولانا بی عبداللہ صاحب کی معیت میں کالی کٹ سے الانلور کے لئے بذریعہ ٹیکسی کار روانہ ہوئے

نمائندے کانفرنس میں شمولیت کے لئے صوبہ کیرالہ کی مندرجہ ذیل جماعتوں سے ساڑھے تین صد سے زائد نمائندے شریک ہوئے۔

(۱) منارگھاٹ	(۹) کالی کٹ
(۲) کرولائی	(۱۰) کینانور
(۳) پتہ پریم	(۱۱) کوڈالی
(۴) چیلاکرا	(۱۲) پینگاڈی
(۵) ایراپورم	(۱۳) مرکرہ
(۶) کوڈیتور	(۱۴) منگلور
(۷) پالگھاٹ	(۱۵) موگرال
(۸) کروناگاپلی	(۱۶) کمبلہ

ان جماعتوں کے علاوہ حسب ذیل مقامات سے جہاں باقاعدہ جماعتیں قائم نہیں احمدی احباب تشریف لائے

نلامبور۔ وانیلم۔ ایراوتا۔ کٹوڈم۔ پنول۔ پونانی۔ ریزدم۔

جملہ نمائندگان و احباب جماعت کی رہائش کے لئے مختلف مکانات پہلے سے ہی مخصوص کر دیئے گئے تھے

جلسہ گاہ یہاں کے ایک سکول کا وسیع و عریض صحن جلسہ گاہ کے طور پر منتخب کیا گیا۔ اور اسے خوبصورت جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ تک جانے کے رستہ کو بھی اسی طرح سجایا گیا تھا اور اس رستہ کے دونوں طرف عارضی طور پر چھوٹے چھوٹے سٹال وغیرہ نصب کئے گئے تھے اور جلسہ گاہ کے دروازہ سے ملحق ہو کر احمدیہ انفرمیشن سینٹر کا ایک خوبصورت بک سٹال بھی بنایا گیا جہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام اور آپ کی کتب میں سے بعض اقتباسات ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ بلند آواز سے نشر ہو رہے تھے بہرحال جلسہ گاہ بجائے خود باوقار اور جاذب نظر نظارہ پیش کر رہی تھی۔

مغرب کی اذان کے ساتھ ہی تمام احباب جماعت جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی اقتداء میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلسہ کے آغاز سے قبل ہی غیر احمدی دوست کثیر تعداد میں جلسہ گاہ کی طرف آنے لگے۔ اور جلسہ شروع ہونے تک وسیع جلسہ گاہ اور اس کے باہر لوگوں سے پر ہو گئے۔

لوائے احمدیت لہرانا جلسہ کے شروع ہونے سے قبل لوائے احمدیت کے لہرانے کی رسم ادا کی گئی تمام احباب جماعت احتراماً کھڑے ہوئے اور محترم مولانا بی عبداللہ صاحب فاضل نے ٹھیک ساڑھے سات بجے لوائے احمدیت لہرایا اور جلسہ گاہ کی پوری فضاء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم کی دعاؤں سے ایک عجب روحانی کیفیت پیش کر رہی تھی۔

جونہی احمدیت کا یہ لوا فضائے آسمانی پر نہایت شان اور وقار سے لہرانے لگا تو۔ لوا الانلور نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت رسول عربی زندہ باد حضرت مسیح موعود زندہ باد وغیرہ کے فلک شگاف نعروں سے گونجنے لگا۔

خدا تعالیٰ کی کیا ہی چہرہ نمائی ہے۔ کہ ایک ایسے مقام میں جہاں احمدیت کا نام لینا عظیم جرم سمجھا جاتا تھا۔ اور جہاں سے ایک احمدی کا گزر جانا ایک کٹھن مرحلہ طے کرنے کے مترادف تھا آج اسی جگہ پر احمدیت زندہ باد مسیح موعود زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہو رہے تھے اور مخالفین احمدیت ایک دوسرے کا منہ تکنے لگ گئے۔

ہر احمدی کا دل مسرور اور شادمان تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی اس قدرت نمائی پر وہ نازاں تھا!!

جلسہ کا آغاز محترم مولانا عبداللہ صاحب فاضل کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم کنجی احمد صاحب جنرل سیکرٹری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی کا قصیدہ

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانٖ
یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنٖ

نہایت خوش الحانی سے سنایا۔

افتتاحی تقریر اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے افتتاحی تقریر فرمائی جس کا ترجمہ محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب ساتھ ساتھ سناتے رہے۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کی تنظیم مستحکم اور اس کے عظیم الشان کارہائے نمایاں کا ذکر فرمایا۔

پیغام محترمی مکرمی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام جو ازراہ کرم اس کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا تھا مکرم مولوی محمد بشیر صاحب فاضل مالاباری نے سنایا

پہلی تقریر اس کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی جماعت احمدیہ کے کارہائے نمایاں پر اردو زبان میں ہوئی جس کا ترجمہ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب ساتھ ساتھ سناتے رہے۔

دوسرا اجلاس کانفرنس کا دوسرا اجلاس مورخہ ۱۰ اپریل کو محترم مولانا عبداللہ صاحب فاضل ہی کی زیر صدارت ۷½ بجے شام منعقد ہوا جلسہ سے قبل محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے مغرب و عشاء کی نمازیں جلسہ گاہ میں ہی پڑھائیں محترم صدر صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب تقریر کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ کسی وقت موصوف جماعت احمدیہ کے مخالفین میں تھے۔ اور جماعت کے خلاف خوب دل کھول کر تقریریں کیا کرتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فضل کر دیا۔ اور احمدیت کے لئے ان کا سینہ کھول دیا۔ انہیں احمدیت کے متعلق مطالعہ کرنے کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں ان پر حق کھل گیا۔ چند ہی سال ہوئے انہیں آغوش احمدیت میں آجانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ الحمدللہ اب آپ کہیں زیادہ خلوص اور محبت کے ساتھ احمدیت کی تائید میں کوشاں ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے آمین آپ نے اپنی تقریر میں قبول احمدیت کے متعلق اپنا واقعہ مختصر رنگ میں بیان فرمایا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر اردو میں فرمائی خاکسار اس تقریر کا ترجمہ ملیالم میں ساتھ ساتھ سناتا رہا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب مبلغ سلسلہ کیرالہ نے خلافت علیٰ منہاج نبوت پر تقریر فرمائی۔ آخر میں محترم صاحب صدر نے ضروری مسائل پر مشتمل عالمانہ اور سیر حاصل تقریر فرمائی۔

اختتام جلسہ اور شکریہ اس کے بعد مکرم برادرم این عبدالرحیم صاحب مدیر ستیہ دوتن نے شکریہ ادا فرمایا۔ بعدہ یہ دو روزہ کانفرنس نہایت شان و شوکت کے ساتھ نعرۂ تکبیر اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ علیٰ ذالک۔ ان دونوں جلسوں کی پوری کارروائی ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کی گئی۔

بیعت الحمدللہ کہ جزائر انڈیمان کے رہنے والے ایک شخص نے اس موقع پر حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت حاصل کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو استقامت بخشے آمین۔ اس موقع پر مکرم محترم مولانا عبداللہ صاحب نے دو نکاح کے خطبے بھی پڑھے

تعارفی تقریب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ کیرالہ کے مختلف اطراف میں جماعت احمدیہ کی کئی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور بعض مقامات پر گو باقاعدہ جماعت قائم نہیں لیکن احمدی احباب پائے جاتے ہیں اس لئے خاکسار کی درخواست پر منتظمین جلسہ نے یہ انتظام فرمایا کہ ایک ایسی تقریب بنائی جائے جس سے تمام احمدی احباب ایک دوسرے سے متعارف ہو جائیں چنانچہ محترم مولوی عبداللہ صاحب کی زیر صدارت یہ تقریب ۱۰ اپریل صبح ۸½ بجے شروع ہوئی اور تعارف کا یہ سلسلہ ۲½ گھنٹے تک جاری رہا تعارف کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا کہ ہر جماعت کے نمائندے سٹیج پر تشریف لاتے رہے اور ان میں سے ہر ایک کا تعارف اور قبول احمدیت کا واقعہ مکرم محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب سامعین کو سناتے رہے یہ پوری مجلس اور اس کی کارروائی بلاشبہ نہایت درجہ روح پرور نظارہ پیش کر رہی تھی۔ اور مختلف احباب کی زبانی ایمان افروز واقعات سن کر سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری رہی اور

مساجد میں دنیاوی گفتگو سے اجتناب کرنا چاہیئے

مساجد ذکر الٰہی کے لئے بنائی گئی ہیں۔ جب تک انسان کو نماز کے انتظار میں یا نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنے کا موقعہ ملے وہ وقت ذکر الٰہی میں گذارنا چاہیئے اور دنیاوی امور کے متعلق گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم فلیس للہ فیھم حاجۃ (شعب الایمان)

یعنی لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ مسجدوں میں اُن کی باتیں دنیا کے معاملات کے متعلق ہوا کریں گی تم ایسے لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں سے کچھ واسطہ نہیں۔

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفات

(محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی لاہور)

میں نے حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی تصنیفات کی ایک فہرست الفضل کے "فضل عمر نمبر" میں شائع کروائی تھی۔ اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے مجھے توجہ دلائی کہ اس فہرست میں حضرت فضل عمرؓ کی کتاب "فضائل القرآن" کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ جو حضورؓ کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ میں نے فہرست دیکھی تو واقعی اس میں یہ نام نہیں تھا۔ اس کے لئے میں قاضی صاحب محترم کا نہایت ممنون ہوں انہوں نے یہ نام بتلا کر میری معلومات میں اضافہ کیا۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا ٹریکٹ جس کا میری مطبوعہ فہرست میں ذکر نہیں مجھے آج ہی ملا ہے اس کا عنوان "تازہ نشان" ہے اور یہ حضرت فضل عمرؓ نے ۱۴ [illegible] ۱۹۰۹ء کو کتابی شکل میں چار صفحات پر خود شائع فرمایا تھا۔ یہ بالکل نایاب ٹریکٹ ہے۔ اب کہیں نہیں ملتا۔ اور حضرت فضل عمرؓ کی اولین تصنیفات میں سے ہے۔ سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیفات کی فہرست میں احباب اس ٹریکٹ کو بھی شامل فرما لیں۔

ہفتہ وصولی تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ

مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء کے فیصلہ کے مطابق یہ طے پایا تھا کہ مجالس خدام الاحمدیہ وصولی کا ایک ہفتہ منائیں اور اس ہفتہ میں رسید بکوں پر احباب جماعت سے تحریک جدید کا چندہ وصول کیا جائے۔ اس ضمن میں قائدین اضلاع کی میٹنگ میں حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یکم جولائی سے ۷ جولائی تک یہ ہفتہ منانے کی منظوری عطا فرمائی ہے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ابھی سے اس ہفتہ کی تیاری کے لئے کوششیں شروع کر دیں اور اسے پوری طرح کامیاب بنائیں۔

اس ضمن میں محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی طرف سے امراء اور صدر صاحبان جماعت کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ اس عرصہ کے لئے اپنے مقام پر خدام الاحمدیہ کو رسید بکیں مہیا فرمائیں اور ہفتہ کے اختتام پر خدام سے رسید بکیں اور جمع شدہ رقوم واپس حاصل کریں اور یہ رقوم جماعتی انتظام کے ماتحت مرکز میں جلد از جلد بھجوا دیں۔

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ اور دیگر عہدیداران اس امر کو اچھی طرح نوٹ کر لیں اور پوری محنت اور کوشش سے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(مہتمم تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

عزیزم صوفی محمد شریف صاحب معلم وقف جدید قمر آباد سندھ کا نومولود بچہ قضائے الٰہی سے مورخہ ۱۳؍۶؍۶۶ کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ والدین و دیگر رشتہ داروں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید ملیانوالہ۔ ضلع سیالکوٹ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

کارکنانِ مال کی فوری توجہ کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظارت ہذا کی کارکردگی کی رپورٹ میں فرمایا ہے۔ کہ

"آمد کی رفتار تسلی بخش نہیں جون میں آمد مطابق بجٹ ہونی چاہیئے"

خاکسار کا اندازہ یہ ہے کہ احباب کی طرف سے چندہ کی ادائیگی میں غالباً کوئی کوتاہی نہیں اگرچہ کسی جماعت میں پورا چندہ وصول نہ ہوا ہو تو اُس جماعت کو وصولی کے لئے بھی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن خاکسار کے نزدیک موجودہ کمی کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ بعض جماعتوں نے جن میں چند بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ ماہ مئی میں وصول شدہ چندوں کی رقم وقت پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل نہ کرائی۔ اور اس وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار تسلی بخش نہیں رہی۔

لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ ماہ جون میں یا اس سے پہلے کی وصول شدہ چندوں کی رقوم فوری طور پر مرکز کو بھجوا دیں۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کی باقاعدہ نگرانی کریں کہ ان کی سستی یا غفلت کی وجہ سے مرکز کو کسی قسم کی فکر یا تشویش لاحق نہ ہو۔

نظارت بیت المال کی طرف سے مستقل ہدایت ہے۔ کہ وصول شدہ رقم وصولی کے ساتھ مرکز کو بھجوائی جایا کرے۔ اور ہر مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو تو ایسی کوئی رقم کسی مقامی کارکن کے ہاتھ میں نہیں رہنی چاہیئے۔ جو وصول تو ہو چکی ہو لیکن مرکز کو روانہ نہ کی گئی ہو۔ شہری جماعتوں کو اس ہدایت کی سختی سے پابندی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ان جماعتوں میں تمام چندہ عموماً مہینے کے پہلے دو ہفتوں میں وصول ہو چکتا ہے۔ بہرحال مزید وصولی کی اُمید میں پہلی وصول شدہ رقم کسی صورت میں بھی نہ روک رکھی جائے۔

اب فصل ربیع قریباً ہر جگہ اٹھائی جا چکی ہے۔ لہٰذا زمیندار جماعتوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس فصل کا چندہ ماہ رواں یعنی جون کے اندر اندر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دیں یا کم از کم اس وقت تک کی وصول شدہ رقم فوراً روانہ کر دیں۔ اور مزید وصولی کیلئے بھی پوری کوشش کریں احباب اس امر کو بھی فراموش نہ کریں۔ کہ تمام خیر و برکت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی من و عن تعمیل میں مرکوز ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں کو دینی خوشنودی کی راہوں پر صدق و وفا سے گامزن ہونے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

افواہوں سے ہوشیار رہیئے

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے لوگوں کے سامنے بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ عادت قومی اخلاق اور معاشرہ کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر سچی اور صحیح بات ہر شخص سے ضروری بیان کی جائے۔ بلکہ بااختیار آدمی کو اسکی اطلاع دینی چاہیئے۔ تا اس پر کارروائی کی جا سکے۔

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

کفٰی بالمرء کذبًا ان یحدث بکل ما سمع (مسلم)

یعنی کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے بس یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو آگے لوگوں کے سامنے بیان کرتا چلا جاتا ہے ——— پس ایسی حرکت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

ہمارے حلقہ پشاور یونیورسٹی کے ۹۰ فیصد خدام یونیورسٹی اور دوسرے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان تمام کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دوستوں سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار مسعود احمد زعیم خدام الاحمدیہ پشاور یونیورسٹی پروفیسر پشاور یونیورسٹی)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۷ جون ۱۹۶۶ء کے صفحہ پر ایک فہرست "مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اسکے شمار ۲۲ میں غلطی ہو گئی ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ فلائٹ سارجنٹ نذیر احمد صاحب ساجد رسالپور

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریراً مع پوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سٹریٹ میکلوڈ روڈ کراچی ۱۔
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت

مسل ۱۸۲۵۵

میں عبدالرحمٰن ولد شیخ فضل الدین صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی بوریوالہ ڈاک خانہ بوریوالہ ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان حال وارد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا ایک رہائشی مکان واقع بوریوالہ ضلع ملتان میں ہے جس کی قیمت اس وقت بیس ہزار روپے ہے اس میں میں خود اپنی فیملی سمیت رہتا ہوں یہ میری واحد ملکیت ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۲۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۶۶/- روپے ملتی ہے اور مجھے ماہوار پنشن بھی مبلغ ۳۴/- روپے ملتی ہے کل آمد مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالرحمٰن بقلم خود

گواہ شد:۔ عبدالرشید ولد شیخ عبدالرحمٰن معرفت خوشحال داس

احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۸۲۵۷

میں افسر الزمان احمد ولد نثار احمد قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۶/۲ ڈرگ کالونی ڈاکخانہ کراچی ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۲۰۰/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی مگر یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ قریشی افسر الزمان احمد

گواہ شد:۔ عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

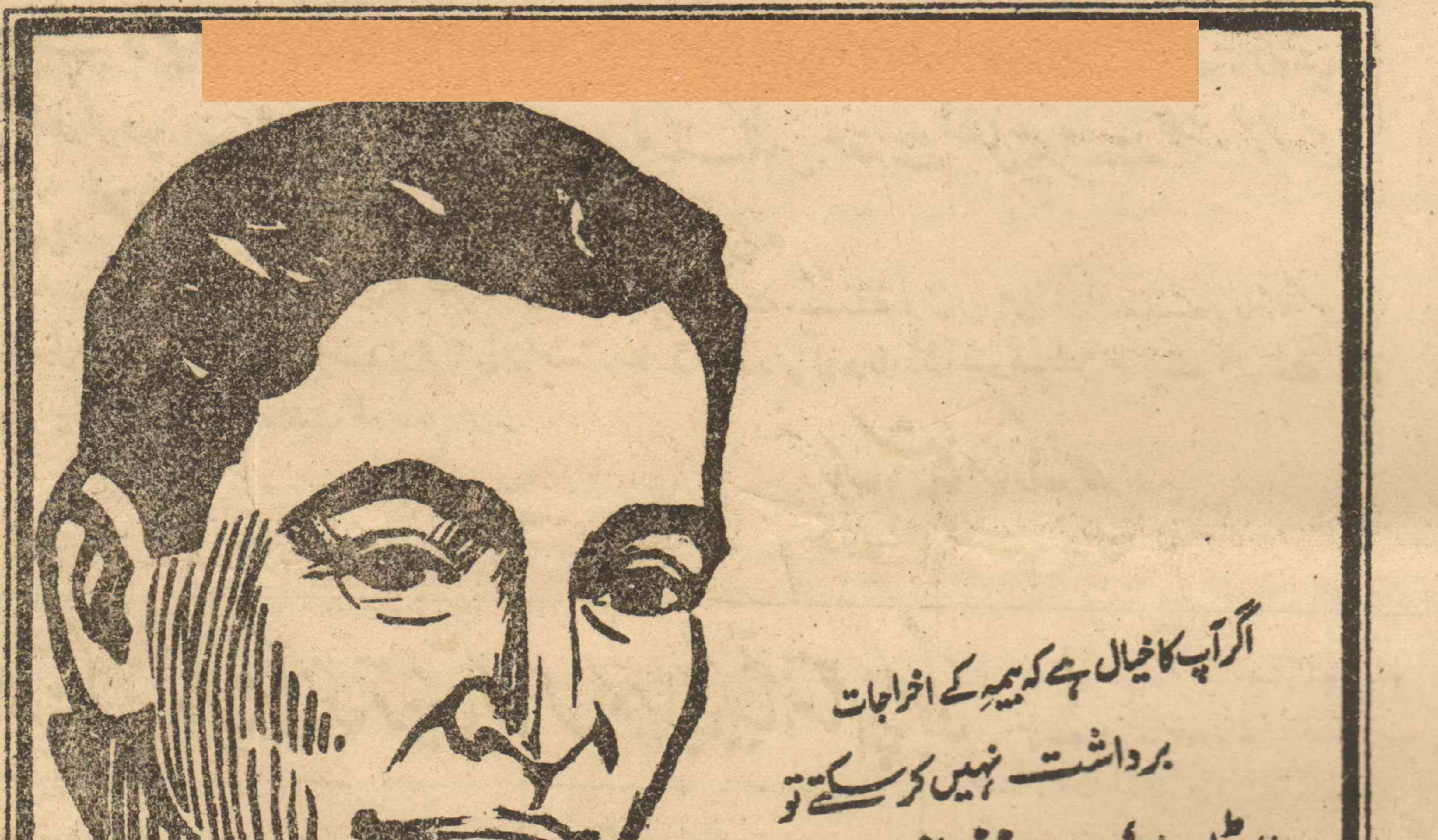

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصاراللہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ)

احمدی خواتین خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہیں

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی احمدی خواتین سے پرزور اپیل

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ احمدی خواتین کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پرزور تحریک کرتے ہوئے فرماتی ہیں:-

"میری بہنو! اٹھو اپنے اخراجات میں کمی کرو، سادگی اختیار کرو، غیر ضروری اخراجات سے مجتنب رہتے ہوئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اپنے محبوب محسن سے محبت کا ثبوت دو، وہ محبوب آقا جس نے آپ کی خاطر اپنی جان گھلا دی، جس نے آپ کی تعلیم تربیت اور ترقی کے لئے اپنی صحت کی پرواہ نہیں کی۔ آپ اس زندہ قوم کی خواتین ہیں جنہوں نے اپنے چندوں سے یورپ میں دو مسجدیں تعمیر کرائی ہیں اور تیسری تعمیر ہو رہی ہے۔ آپ نے ہمیشہ ہی خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہا اور اسلام کی ترقی کے لئے جو کچھ آپ سے مانگا گیا پیش کر دیا۔ اب بھی خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہیں، حضرت فضل عمرؓ سے محبت کا ثبوت دیں اور فضل عمر فاؤنڈیشن میں دل کھول کر حصہ لیں۔"

الحمد للہ کہ جماعت کی خواتین بھی فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لینے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور امید ہے کہ فاؤنڈیشن میں غیر معمولی رقوم پیش کر کے جماعت کی خواتین گزشتہ ریکارڈ کو توڑ دیں گی و باللہ التوفیق خدا کے فضل سے مجھے یقین ہے ایسا ہی ہوگا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

درخواست دعا

۱۔ میرے والد محترم منشی سخاوت اللہ صاحب احمد نگر ضلع دیناج پور کی صحت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے اور ضعیفی کی وجہ سے آنکھوں کی بینائی بھی کم ہوتی جاری ہے جس کی وجہ سے خاکسار کو بہت تشویش ہے۔ خاکسار احباب جماعت سے التماس کرتا ہے کہ والد محترم کی کامل صحت اور لمبی عمر پانے کے لئے دعا کریں۔
(محمد انیس الرحمان صادق بنگالی متعلم جامعہ احمدیہ)

-۲-

حکیم علی احمد صاحب نے بیداد پور ضلع شیخوپورہ سے اطلاع دی ہے کہ وہ بوجہ اعصابی کمزوری بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (احمد خان نسیم انچارج اصلاح و ارشاد مقامی) ربوہ

-۳-

میرے بھائی علیم الدین صاحب ایک لمبا عرصہ سے مرض درد سر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔
احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
بشارت احمد
ٹیچر ہائی سکول ربوہ

خدام الاحمدیہ کی تیرہویں مرکزی تربیتی کلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

اختتامی اجلاس میں طلباء سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پر اثر خطاب

ربوہ۔ خدام الاحمدیہ کی تیرہویں مرکزی تربیتی کلاس جس کا افتتاح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳ رجون ۱۹۶۶ء کو ایک پر معارف خطاب اور اجتماعی دعا سے فرمایا تھا، دو ہفتہ تک کامیابی سے جاری رہنے کے بعد مورخہ ۱۸ رجون کو خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ کلاس کے اختتامی اجلاس سے جو مورخہ ۱۸ رجون کی شام کو خدام الاحمدیہ ہال میں منعقد ہوا محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے طلباء سے اختتامی خطاب فرما کر انہیں بیش قیمت نصائح فرمائیں (اجلاس میں خدام و اطفال اور بعض دیگر احباب کے علاوہ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج اور محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے بھی شرکت فرمائی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سال کلاس میں ۱۴۸ مجالس خدام الاحمدیہ کے ۱۱۳ خدام نے شرکت کر کے دینی امور سے متعلق خصوصی تربیت حاصل کی۔

اختتامی اجلاس کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو معہ ضلع نواب شاہ کے محمد عباس صاحب طاہر نے کی۔ بعدہٗ محترم صاحب صدر نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ بعد ازاں مکرم نور الحق صاحب تنویر مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تربیتی کلاس کی کارگزاری اور کوائف پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترم صدر صاحب نے کلاس کے مختلف امتحانوں میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہم نے اپنی اس تربیتی کلاس کو اللہ تعالیٰ کے نام سے ہی شروع کیا تھا اور اب جب کہ دو ہفتہ جاری رہنے کے بعد یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے ہم اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی اس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ آپ سب صاحبان یہاں دور و دراز مقامات سے دین سیکھنے کی نیت سے تشریف لائے لیکن پندرہ سولہ روز کا عرصہ علم دین حاصل کرنے کے لئے بہت قلیل ہے۔ اس عرصہ میں البتہ آپ ایک سبق سیکھ سکتے ہیں اور وہ بہت کام کا سبق ہے سبق یہ ہے کہ

"اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈ و جلا دو سب کمندوں کو"

اگر آپ اس کلاس میں شرکت اور جو دین کا علم آپ کو پڑھایا گیا ہے اس سے یہ ایک سبق سیکھ لیں کہ ہمارا مقصد اور منتہائے مقصود تعلق باللہ اور محبت الٰہی میں ترقی کرنا ہے اور اس تعلق اور محبت کے نتیجہ میں اپنے آپ کو صفات الٰہیہ کا مظہر بنانا ہے، اگر آپ اس سبق کو یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں تو پھر آپ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی سرخرو رہیں گے

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سورۃ لقمان کی آیت ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ﴾ کی تفسیر بیان کر کے طلباء کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور تعلق باللہ اور محبت الٰہی میں ترقی کرنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے حضور دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

اختتامی اجلاس کے بعد کلاس کے طلباء اور مہمانان کرام کی سرد مشروبات سے تواضع کی گئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴